روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 15 مارچ 2013ء 2 جمادی الاول 1434 ہجری 15 امان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 61

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت خلیفہ اول کے درس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے:

’’یہ درس بیت اقصیٰ میں ہوا کرتا تھا اور اوائل زمانہ میں کبھی کبھی خود حضرت مسیح موعود بھی اس درس میں چلے جایا کرتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول کے درس میں اعلیٰ درجہ کی علمی تفسیر کے علاوہ واعظانہ پہلو بھی نمایاں ہوتا تھا۔ کیونکہ آپ کا قاعدہ تھا کہ رحمت والے واقعات کی تشریح کر کے نیکی اور انابت الی اللہ کی رغبت دلاتے اور عذاب والے واقعات کے تعلق میں دلوں میں خشیت اور خوف پیدا کرنے کی کوشش فرماتے تھے اور آپ کا درس بے حد دلچسپ اور ہر طبقہ کے لئے موجب جذب وکشش ہوا کرتا تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کے علم التفسیر کا ایک کثیر حصہ بلاواسطہ یا بالواسطہ آپ ہی کی تشریحات اور انکشافات پر مبنی ہے اور آپ کے درس میں یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ایک وسیع سمندر ہے جس کا ایک حصہ موجزن ہے اور دوسرا ساکن اور عمیق اور اس میں سے ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق پانی لے رہا ہے۔ درس کے دوران میں بعض دفعہ سوال بھی کیا کرتے تھے اور حضرت خلیفہ اول ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ ہر سوال کا جواب دیتے تھے اور مخاطب کے مذاق اور حالات کے پیش نظر کبھی کبھی کوئی نہ کوئی لطیفہ بھی بیان کر جاتے تھے۔ مگر بعض اوقات جب آپ کو سوال کرنے والے میں بلاوجہ سوال پوچھنے کا میلان محسوس ہوتا تھا یا آپ خیال کرتے تھے سوال ایسا ہے کہ وہ خود توجہ دے کر اس کا جواب سوچ سکتا ہے تو ایسے موقعہ پر یا تو خاموشی کے ساتھ گزر جاتے تھے اور یا کہہ دیتے تھے کہ یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے خود سوچو افسوس ہے کہ اس وقت کے نوٹ لینے والوں نے آپ کے اس درس کے نوٹ قلمبند نہیں کئے اور آپ کی تفسیر کا معتدبہ حصہ ضبط تحریر میں نہیں آسکا۔ ہاں سننے والوں کے سینے اب تک اس بیش بہا خزانہ کے امین ہیں اور ہر احمدی تفسیر میں حضرت خلیفہ اول کے علم کی روشنی نظر آتی ہے۔ خاکسار راقم الحروف نے بھی جبکہ میں بی اے میں پڑھتا تھا۔ تعلیم کا سلسلہ درمیان میں چھوڑ کر حضرت خلیفہ اول سے قرآن شریف پڑھا اور پورا قرآن شریف ختم کر کے پھر اپنی تعلیم کی طرف لوٹ آیا یہ بھی ایک پبلک درس تھا۔ جس میں بہت سے دوسرے دوست بھی شریک ہوتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول کے قرآن کے درس کا نمایاں رنگ یہ ہوتا تھا کہ گویا ایک عاشق صادق اپنے دلبر ومعشوق کو سامنے رکھ کر اس کے دلربا حسن وجمال اور دلکش خدوخال کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔ اللہ اللہ کیا مجلس تھی اور اس مجلس کا کیا رنگ تھا۔‘‘

(الفضل 6 دسمبر 1950ء)

سورۃ فاتحہ کی تفسیر

حضرت امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰؓ نے کوفہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر میں چاہوں تو سورۃ فاتحہ کی ایسی تفسیر لکھ سکتا ہوں جو ستر اونٹوں پر بھاری ہو۔

(جواہر الاطلاع صفحہ 168 (شیخ مصطفیٰ یوسف سلام شاذلیؒ) طبع مصر 1350ھ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ (متوفی 68ھ) کو ایک دفعہ حضرت علیؓ کے یہاں رات گزارنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ ساری رات بسم اللہ کی شرح بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا۔

(زبدۃ الحقائق (از عین القضاۃ ہمدانیؒ) بحوالہ ختم الہدی سبل السوی صفحہ 27 مولفہ حضرت میاں سید شاہ محمد مہدویؒ مطبع فردوسی بنگلور 1291ھ)

نمایاں کامیابی

مکرم غلام حسین صاحب سیکرٹری جائیداد باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی طیبہ قمر نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یونیورسٹی آف سرگودھا سے ایم اے ہسٹری 2010ء میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور گولڈ میڈل کی حقدار قرار پائی۔ 21 فروری 2013ء کو یونیورسٹی آف سرگودھا میں تقسیم اسناد کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا نے موصوفہ کو گولڈ میڈل، میرٹ سرٹیفیکیٹ اور 30 ہزار روپے کا چیک انعام دیا۔ عزیزہ نے 2012ء میں یونیورسٹی آف سرگودھا سے ہی ایم فل ہسٹری نمایاں اعزاز کے ساتھ مکمل کیا۔ اور 3.43/4.00CGPA حاصل کیا۔ عزیزہ آجکل مریم صدیقہ ہائر سیکنڈری سکول میں بطور لیکچرار پاک سٹڈی خدمات بجالا رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیزہ کیلئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے نیز جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو اپنے دفاتر کی سیکیورٹی کے لئے نوجوان گارڈز کی ضرورت ہے۔ ایسے نوجوان جن کی حد عمر 40 سال ہو، تعلیم میٹرک ہو اور وہ جماعتی خدمت کے خواہشمند ہوں، وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت/محلّہ کی سفارش کے ساتھ مورخہ 20 مارچ 2013ء تک وکالت علیاء تحریک جدید میں بھجوائیں۔

برائے رابطہ: 047-6212329

خلافت رابعہ کی تحریک مریم شادی فنڈ میں صاحب حیثیت ضرور شامل ہوں

غریب کی دعا اور اللہ کی رضا ہمیشہ ساتھ رہنے والی چیز ہے اس کے حصول کی کوشش کریں

مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے آخری ایام میں غریب احمدی بچیوں کی شادیوں پر بغیر جہیز کے جانے کے بعد آنے والے مسائل اور ان کے سسرال کے طعنوں پر بہت دکھ محسوس کیا اور احمدی بچیوں کی شادی کے موقعہ پر امداد کا انتظام فرماتے ہوئے اس مبارک تحریک کا اعلان فرمایا۔

اس دکھ کو حضور نے ان الفاظ میں بیان فرمایا:

''میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی بیٹیاں بیاہنے والے ہیں اور غربت کی وجہ سے ان کو کچھ دے نہیں سکتے ، کچھ تھوڑے بہت کپڑے، کچھ سنگھار کی چیزیں یہ تو لازمی ہیں ورنہ وہ اپنے سسرال میں جا کر شرمندہ ہوتی ہیں۔ مجھ سے کئی بچیوں نے بیچاریوں نے یہ خط لکھ کے اپنے درد کا اظہار کیا ہے کہ ہمارے پاس کچھ زیادہ چیزیں نہیں تھیں۔ معمولی کپڑے تھے نتیجہ یہ نکلا کہ سسرال پہنچے تو طعنے ملنے شرع ہو گئے اور بہت سے طعنے ملتے ہیں۔ یہ تو ظلم کرتے ہیں جو طعنے دیتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تو یہ تھی کہ دو کپڑوں میں اپنی بیٹی کو رخصت کیا ہے اور کوئی جہیز وغیرہ نہیں تھا۔ مگر اب رواج پڑ گیا ہے۔ اس لیے دیکھا دیکھی کچھ نہ کچھ ضرور کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جن کی بیٹیاں بیاہنے والی ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت ہے حسب توفیق میں اپنی طرف سے بھی کچھ ان کو پیش کرتا ہوں۔ وہ بے تکلفی سے مجھے لکھیں ان کا مناسب گزارہ ہو جائے گا اور جہیز کی رسم کسی حد تک پوری ہو جائے گی۔ اگر میرے اندر اتنی توفیق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ کی جماعت غریب نہیں ہے۔ بہت روپیہ ہے جماعت کے پاس۔ تو انشاء اللہ جماعت کے کسی فنڈ سے ان کی امداد کر دی جائے گی۔ مگر ان کو توفیق مل جائے گی کہ ان کی بیٹیاں خیر و خوبی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے اور جس حد تک مجھ میں توفیق ہے میں انشاء اللہ ضرور ان کی مدد کروں گا اور اللہ ان کو آسانی کے ساتھ رخصت کرے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2003ء مطبوعہ الفضل 29 اپریل 2003ء)

عزت کے ساتھ رخصت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

''اب میں آخر پر یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ پچھلے خطبہ جمعہ میں میں نے غریب بچیوں کی شادی کے لیے تحریک کی تھی کہ شادی کے لیے کچھ رقم پیش کریں۔ مجھے تعجب ہوا ہے کہ جماعت نے اس طرح دل کھول کر اس قربانی میں حصہ لیا ہے کہ آسمان سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوئی ہے۔ ان کا انفرادی سب کا ذکر تو میرے لیے ممکن نہیں ...... اس سے دوسرے لوگوں کو تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے...... مجھے ذاتی طور پر تو تردد تھا مگر جو کمیٹی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کام کے لیے ان کا مشورہ قبول کرتے ہوئے اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں۔ امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔ اگرچہ مناسب رقم دیں گے۔ بہت زیادہ نہیں، مگر کسی غریب ماں باپ کو یہ غم نہیں رہے گا کہ ہم نے اپنی بیٹی کو کچھ نہیں دیا۔ عزت کے ساتھ چند کپڑوں میں ملبوس اچھی طرح رخصت کریں گے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2003ء مطبوعہ الفضل 6 مئی 2003ء)

اسراف سے بچیں اور فنڈ میں حصہ لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شادی بیاہ کے موقع پر اصراف سے بچنے کی ہدایت کی اور ان مواقع پر غریب بچیوں کی شادی کے لیے رقم فراہم کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا:

''جو لوگ باہر کے ملکوں میں ہیں اپنے بچوں کی شادیوں پر بے شمار خرچ کرتے ہیں اگر ساتھ ہی پاکستان ، ہندوستان اور دوسرے غریب ممالک میں غریب بچیوں کی شادیوں کے لیے کوئی رقم مخصوص کر دیا کریں تو جہاں وہ ایک گھر کی خوشیوں کا سامان کر رہے ہوں گے وہاں یہ ایک صدقہ جاریہ ہوگا جو ان کے بچوں کی خوشیوں کی بھی ضمانت ہوگا اللہ تعالیٰ نیکیوں کو ضائع نہیں کرتا پھر بعض صاحب حیثیت لوگوں میں بے تحاشا نمود و نمائش اور خرچ کرنے کا شوق ہوتا ہے شادیوں پر بے شمار خرچ کر رہے ہوتے ہیں کئی کئی قسم کے کھانے پک رہے ہوتے ہیں جو اکثر ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہاں سے جب خاص طور پر پاکستان میں جا کر شادیاں کرتے ہیں اگر سادگی سے شادی کریں اور بچت سے کسی غریب کی شادی کے لیے رقم دیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر رہے ہوں گے۔

کھانوں کے علاوہ شادی کارڈوں پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے دعوت نامہ تو پاکستان میں ایک روپے میں بھی چھپ جاتا ہے یہاں بھی بالکل معمولی سا پانچ سات پینس (Pence) میں چھپ جاتا ہے تو دعوت نامہ ہی بھیجنا ہے کوئی نمائش تو نہیں کرنی۔ لیکن بلاوجہ مہنگے مہنگے کارڈ چھپوائے جاتے ہیں پوچھو تو کہتے ہیں کہ بڑا سستا چھپا ہے صرف پچاس روپے میں۔ اب یہ صرف پچاس روپے جو ہیں اگر کارڈ پانچ سو کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں تو یہ پاکستان میں پچیس ہزار روپے بنتے ہیں اور پچیس ہزار روپے اگر کسی غریب کو شادی کے موقع پر ملیں تو وہ خوشی اور شکرانے کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ تو اس طرح بے شمار جگہیں ہیں جہاں بچت کی جاسکتی ہے اور جن کو اتنی توفیق ہے کہ وہ کہیں کہ ہم بچیوں کی شادیوں میں بھی مدد کر سکتے ہیں اس لیے ہمیں اس قسم کی چھوٹی بچت کی ضرورت نہیں ہے تو پھر ایسے لوگوں کو کم از کم جو خرچ وہ اپنے بچوں کی شادی پر کرتے ہیں اس کا ایک فیصد تو غریب کی شادی کے لیے مدد کے لیے چندہ دینا چاہئے۔ پاکستان میں بھی بہت سے لوگ ہیں جو بڑی فضول خرچی کرتے ہیں۔ کچھ باہر سے جا کر کر رہے ہوتے ہیں اور کچھ وہاں رہنے والے کر رہے ہوتے ہیں۔ یا جو فضول خرچی نہیں بھی کرتے ان کی ایسی توفیق ہوتی ہے کہ بچوں کی شادی میں مدد کر سکیں۔ ان سب کو آگے آنا چاہئے اور اس نیک کام میں حصہ لینا چاہئے۔ عموماً ایک غریبانہ شادی پچیس تیس ہزار روپے کی مدد سے ہو جاتی ہے۔ کچھ نہ کچھ تو انہوں نے خود بھی کیا ہوتا ہے اتنی مدد ہو جائے تو لوگوں کی بڑی مدد ہو جاتی ہے۔ تو پھر یہ غریب آدمی کے لئے سکون کا باعث بن رہی ہوتی ہے۔ بہرحال ہر ایک کو حسب توفیق اس فنڈ میں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جون 2005ء، خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 334)

غریب کی دعاؤں سے ان کی خوشیوں میں برکتیں پڑیں

عید الفطر کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایک تحریک تھی مریم شادی فنڈ کی، اس میں اگر باہر کے ملکوں میں رہنے والے چندہ دیں تو کئی غریب بچیوں کی شادی میں مدد ہو جاتی ہے شروع میں مختلف ممالک سے وعدے ہوئے جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پیش کئے لیکن وہ ایک دفعہ پیش کر کے ختم ہو گئے گو کہ جماعت اپنے وسائل کے لحاظ سے مدد کرتی رہتی ہے چاہے اس مد میں رقم ہو یا نہ ہو لیکن پوری طرح پھر بھی نہیں کی جاسکتی اگر صاحب حیثیت اپنے بچوں کی شادیوں پر غریبوں کا خیال رکھیں تو جہاں اللہ تعالیٰ ان کو اللہ کی خاطر خرچ کرنے پر ثواب دے رہا ہوگا وہاں ان غریبوں کی دعاؤں سے ان کے اپنے بچوں کے گھروں میں بھی برکت پڑ رہی ہوگی ، کئی احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے ہیں جن کو اس بات کا احساس ہے جو اپنے ایک بچے کی شادی پر دس غریب بچیوں کی شادیوں کا خرچ اٹھاتے ہیں، بعض فضول خرچ ہیں دو دو لاکھ روپے کا جوڑا بنا لیتے ہیں جبکہ اس رقم سے پانچ غریب بچیوں کا جہیز بن جاتا ہے تو ایسے لوگوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر اتنے قیمتی جوڑے بنانے کی اللہ تعالیٰ نے انہیں وسعت دی ہوئی ہے تو پھر غریبوں کو کم از کم ایک مہنگے جوڑے کے برابر تو دے دیں تا کہ وہ بھی غریبوں کی دعائیں لے سکیں، یہ اتنے مہنگے جوڑے جو ہیں یہ تو ایک دفعہ پہن کے یا دو دفعہ پہن کے ضائع ہو جاتے ہیں ، کام نہیں آتے لیکن غریب کی دعائیں اور اللہ کی رضا تو ہمیشہ ساتھ رہنے والی چیز ہے۔

(خطبہ عید الفطر 13 اکتوبر 2007ء بحوالہ خلفائے احمدیت کی تحریکات ص 560)

اس تحریک میں ضرور شامل ہوں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

امراء کو پہلے بھی کہہ چکا ہوا ب بھی کہتا ہوں دوبارہ تحریک کر دیتا ہوں کہ مریم شادی فنڈ میں ضرور شامل ہوا کریں اور خاص طور پر جو صاحب حیثیت ہیں اور جب ان کے بچوں کی شادیاں ہوتی ہیں اس وقت ضرور ذہن میں رکھا کریں کہ کسی نہ کسی غریب کی شادی کروانی ہے۔''

(روزنامہ الفضل 28 فروری 2005ء)

☆......☆............☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب

نام ونسب، قبول اسلام اور مناقب وفضائل کا ذکر

نام ونسب

دراز قد خوبصورت شکل گورا رنگ، یہ تھے رسول خدا ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف، جو عمر میں آپؐ سے دو تین سال ہی زیادہ تھے۔ ان کی والدہ نتیلہ بنت خباب بن کلیب وہ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے خانہ کعبہ کو ریشمی غلاف چڑھایا۔ کنیت ابو الفضل تھی۔ زمانہ جاہلیت سے قریش کے رؤسا میں سے تھے۔ بنو ہاشم کے سپرد بیت اللہ کی ''خدمت سقایہ'' یعنی حاجیوں کو پانی پلانا اور ''عمارۃ المسجد الحرام'' یعنی بیت اللہ کی آبادی اور قیام امن انہوں نے ورثہ میں پائی۔ دیگر تمام سرداران قریش اس خدمت میں حسب معاہدہ ان کے معاون و مددگار ہوتے تھے۔ اس لحاظ سے مکہ میں ایک شرف کا مقام انہیں حاصل تھا۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 109)

قبول اسلام اور تائید ونصرت

بالعموم حضرت عباسؓ کا زمانہ اسلام ان کی ہجرت مدینہ کے وقت خیال کیا جاتا ہے جو فتح مکہ سے معاً پہلے ہوئی لیکن فی الواقعہ انہوں نے مکہ میں بہت ابتدائی زمانہ میں اپنی بیوی ام الفضلؓ کے ساتھ ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ مگر بیت اللہ کی اہم خدمات کی سعادت اور مکہ میں مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت کیلئے حضرت عباسؓ کا مکہ رہنا ایک دینی ضرورت تھی۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق مکہ میں ہی رہ کر اہم خدمات بجالاتے رہے۔

حضرت عباسؓ کے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ کی روایت ہے کہ ان کے والد حضرت عباسؓ ہجرت مدینہ سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے دوسری روایت کے مطابق ام الفضلؓ کے ساتھ حضرت عباسؓ نے اسلام قبول کیا تھا۔

اس دوسری روایت کی تائید رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو رافعؓ نے بھی کی ہے میں حضرت عباسؓ کا غلام تھا اور ان کے سارے گھرانے بشمول حضرت عباسؓ ان کی بیوی ام الفضلؓ اور میں نے آغاز میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ مگر عباسؓ کو (اپنے منصب کی وجہ سے) قوم قریش سے خدشات تھے اور وہ ان کی اعلانیہ مخالفت پسند نہیں کرتے تھے اس لئے انہوں نے اپنا اسلام مخفی رکھا۔

(ابن سعد جلد 4 ص 31، ابن سعد جلد 4 ص 10)

ام الفضلؓ مکہ میں حضرت خدیجہؓ کے معاً بعد اسلام لائی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر تشریف لے جاتے اور آرام فرماتے تھے۔

(ابن سعد جلد 8 ص 277)

ابتدائی زمانہ میں حضرت عباسؓ کے قبول اسلام کیلئے حضرت عمرؓ کی کوششوں کا بھی ذکر ملتا ہے جو بالآخر کامیاب ہوئیں۔ حضرت عمرؓ ان سے اپنی دوستی کی وجہ سے کہتے تھے کہ ''آپ مسلمان ہو جائیں آپ کا قبول اسلام مجھے اپنے باپ خطاب کے اسلام سے بھی زیادہ محبوب ہے''۔ چنانچہ جب حضرت عباسؓ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ بھی بہت خوش ہوئے۔ آپ کے آزاد کردہ غلام ابو رافعؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عباسؓ کے قبول اسلام کی خبر دی جس پر خوش ہو کر رسول کریم ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا۔

(مجمع الزوائد جلد 9 ص 268)

پس رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے بعد مکہ میں حضرت عباسؓ کا قیام رسول کریم ﷺ کی اجازت خاص کے ماتحت تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہجرت کے بعد مکہ میں کوئی خبر رسول اللہ ﷺ پر مخفی نہیں رہتی تھی۔ حضرت عباسؓ سب حالات آپ کو لکھ کر بھجواتے تھے۔ نیز ان کی موجودگی سے مکہ میں پیچھے رہ جانے والے مسلمانوں کو مدد اور تقویت حاصل ہوتی تھی۔ حضرت عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے مدینہ آنے کی اجازت طلب کرتے رہتے تھے۔ مگر رسول کریم ﷺ نے آپ کو یہی لکھا کہ ''آپ کا وہاں ٹھہرنا عمدہ جہاد ہے'' چنانچہ وہ رسولؐ اللہ کے ارشاد پر مکہ ٹھہرے رہے۔ (ابن سعد جلد 4 ص 31)

رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ سے قبل حضرت عباسؓ کے قبول اسلام کی روایت دیگر تاریخی شواہد کی روشنی میں زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔

چنانچہ شعب ابی طالب کے زمانہ میں حضرت عباسؓ نے رسول کریم ﷺ کا کھل کر ساتھ دیا اور آپ کے ساتھ تین سال تک وہاں محصور رہے جبکہ بنو ہاشم میں سے بعض دیگر ابولہب وغیرہ کھل کر مخالفت کرتے رہے۔ محاصرہ شعب ابی طالب کے دوران رسول کریم ﷺ نے اپنی چچی ام الفضلؓ کو بیٹے کی بشارت دی انہوں نے حضرت عباسؓ کو جا کر بتایا تو وہ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے ان کی پیشانی کا بوسہ لیا اپنے دائیں بٹھایا اور فرمایا ''یہ میرے چچا ہیں جو چاہے وہ اپنا ایسا چچا مقابلہ پر لائے۔'' حضرت عباسؓ نے جھینپتے ہوئے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! حضورؐ نے فرمایا ''میں یہ کیوں نہ کہوں جبکہ آپ میرے چچا اور میرے والد کی نشانی ہیں اور چچا بھی والد ہوتا ہے'' پھر محاصرہ شعب ابی طالب کے دوران ہی ام الفضلؓ کے ہاں جو بیٹا پیدا ہوا، اس کا نام آپؐ نے عبداللہ رکھا اور خود اسے گڑتی دی۔

(مجمع الزوائد جلد 9 ص 275)

ابو طالب کی وفات کے بعد مدینہ ہجرت سے قبل رسول اللہ ﷺ کا قابل اعتماد ٹھکانہ حضرت عباسؓ کا گھر تھا جہاں ذوالحجہ 12ھ میں انصار کے نمائندوں نے آ کر ملاقات کی اور حضرت عباسؓ کے مشورہ سے ہی حج کے بعد منیٰ کی رات ایک پہاڑی گھاٹی میں مخفی اور محدود ملاقات طے ہوئی۔ عقبہ میں بارہ انصار کی اس پہلی بیعت سے قبل رسولؐ اللہ کے خیر خواہ اور نمائندہ کے طور پر حضرت عباسؓ ہی شریک ہوئے۔ انہوں نے انصار سے کھل کر یہ بات کی کہ آپ لوگ رسول کریمؐ کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دے رہے ہیں، اور محمدؐ ہم میں سب سے معزز اور قابل احترام ہیں۔ قبیلہ ان کی مکمل حفاظت کرتا ہے۔ اب تمہارا ان کو مدینہ لے کر جانا پورے عرب سے کھلم کھلا اعلان جنگ ہوگا۔ کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو۔ جب انصار مدینہ نے اپنے دلی جذبات کا مخلصانہ اظہار کیا اور رسولؐ اللہ کی اطاعت و وفا اور حفاظت کا یقین دلایا تو نبی کریمؐ نے کچھ وعظ کرنے کے بعد ان کی بیعت لی۔ اس بیعت میں بھی حضرت عباسؓ نہ صرف شامل ہوئے بلکہ ابن سعد کی روایت ہے کہ انہوں نے اس تاریخی بیعت کے وقت رسولؐ اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنا عہد بیعت از سر نو تازہ کیا۔

بعد کے زمانہ میں جب انصار مدینہ میں یہ سوال اٹھا کہ اس موقع پر سب سے پہلے کس نے بیعت کی تھی؟ تو سب کی رائے ہوئی کہ حضرت عباسؓ سے پوچھا جائے انہوں نے اپنے ساتھ جن انصار کے حق میں بالترتیب رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کی گواہی دی وہ حضرت براءؓ، حضرت ابوالہیثمؓ اور حضرت اسعدؓ تھے۔

(ابن سعد جلد 4 ص 8)

اگلے سال حج کے موقع پر پھر ستر انصار جب اسی گھاٹی میں اکٹھے ہوئے اور بیعت عقبہ ثانیہ ہوئی تو صرف حضرت عباسؓ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپؐ نے انصار سے فرمایا کہ ''مشرکین کے جاسوس تمہارے پیچھے ہیں۔ اس لئے تمہارے نمائندے مختصر بات کریں تا کہ مشرک تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں''۔

(ابن سعد جلد 1 ص 221 و ابن سعد جلد 4 ص 7)

حضرت عباسؓ کے اخفائے اسلام کی حکمت عملی

ابن اسحاق کی کعب بن مالکؓ سے یہ روایت محل نظر ہے کہ بیعت عقبہ کے وقت حضرت عباسؓ اپنے دین پر تھے اور محض اپنے بھتیجے کی تائید کیلئے آئے تھے۔ (ابن ہشام جلد 2 ص 49)

امر واقعہ یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی تائید کیلئے آئے تھے اور ابن اسحاق کی یہ رائے حضرت عباسؓ کے اسلام مخفی رکھنے کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ اس شدید مخالفت کے زمانہ میں ان کی یہی حکمت عملی رہی، انہوں نے اہل مدینہ کو عقبہ کی رات بھی توجہ دلاتے ہوئے کہا تھا کہ ''آج رات مکے والوں نے جاسوس چھوڑ رکھے ہیں تم اپنی سواریوں کی گھنٹیاں بھی اتار دینا اور بیعت کے بعد اپنا معاملہ مخفی رکھنا۔ ورنہ مجھے تمہارے بارے میں خوف ہے۔'' چنانچہ اہل مدینہ نے حضرت عباسؓ سے یہ سب کچھ مخفی رکھنے کا وعدہ کیا۔

(ابن سعد جلد 4 ص 8)

عقبہ ثانیہ کے بعد کفار مکہ کے سخت ردعمل سے بھی حضرت عباسؓ کے اخفاء کی حکمت سمجھ آجاتی ہے۔ رسول کریمؐ نے لیلۃ العقبہ میں حضرت عباسؓ کی مکمل تائید وحمایت کو ہمیشہ یاد رکھا۔ آپؐ فرماتے تھے ''اس رات میرے چچا عباسؓ کے ذریعہ میری تائید ونصرت کی گئی''۔ (ابن سعد جلد 4 ص 31)

حضرت عباسؓ اپنے مخفی اسلام کی وجہ سے ہی جنگ بدر میں پہلے پہل لشکر کفار میں شامل نہیں ہوئے جب لشکر مرّ الظہر ان مقام پر پہنچا تو ابوجہل نے کہا کہ بنو ہاشم کے لوگوں کا اس لشکر میں شامل نہ ہونا فتح یا شکست دونوں صورتوں میں تمہارے لئے نقصان دہ ہے۔ پس جیسے بھی ہو ان کو اس جنگ میں ضرور شامل کرو خواہ زبردستی نکال کر ساتھ لے آؤ۔ چنانچہ اہل مکہ واپس جا کر حضرت عباسؓ اور دیگر افراد بنو ہاشم کو ساتھ لائے اور انہیں لشکر کفار میں شامل کیا۔ (ابن سعد جلد 4 ص 9)

ادھر رسول کریم ﷺ کو بھی اس کی اطلاع ہو گئی۔ چنانچہ حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن اپنے اصحاب سے فرمایا ''مجھے خوب علم ہے کہ بنی ہاشم وغیرہ کے بعض لوگ مجبوراً جنگ کیلئے مکہ سے نکالے گئے ہیں۔ ہمیں ان سے جنگ کی ضرورت نہیں۔ اس لئے جو عباس، طالب، عقیل اور نوفل کو جنگ میں پائے انہیں قتل نہ کرے''۔ (ابن سعد جلد 4 ص 10)

بنو ہاشم کے مجبوراً جنگ میں شامل ہونے کے باوجود قریش کو اندیشہ ہائے دور و دراز تھے کہ وہ کہیں رسولؐ اللہ کی تائید کرتے ہوئے انہیں

نقصان نہ پہنچا دیں۔ چنانچہ انہوں نے دوران جنگ بنو ہاشم کو حکیم بن حزام کے زیر نگرانی ایک الگ خیمہ میں رکھنے کا احتیاطی انتظام کیا تھا۔ پھر جنگ کے دوران جب حضرت عباسؓ اور عقیلؓ کو عبیدؓ بن اوس انصاری نے گرفتار کیا تو رسول کریم ﷺ نے اس پر خوشی کا اظہار کیا کہ ان کی جانیں بچ گئیں اور عبیدؓ کو فرمایا کہ ان دونوں کی (صحیح سالم) گرفتاری کیلئے فرشتے نے تمہاری مدد کی ہے۔ (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ ان کی حفاظت کیلئے دعائیں کر رہے تھے)۔

جنگ کے بعد حضرت عباسؓ نے پھر واپس مکہ جا کر اپنے مفوضہ فرائض انجام دینے تھے۔ اس لئے ضروری تھا کہ ان کے اخفائے اسلام کی حکمت عملی جاری رکھتے ہوئے ان سے دیگر کفار قیدیوں جیسا معاملہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عباسؓ سے دیگر قیدیوں کا سا سلوک کرتے ہوئے رسیوں میں جکڑ کر باندھا گیا۔ رسول کریم ﷺ کو اپنے مسلمان چچا کے قید میں جکڑے ہونے کی حالت میں کراہنے کی آواز سن کر بے چینی سے نیند نہیں آ رہی تھی۔ صحابہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے حضرت عباسؓ کے بندھن ڈھیلے کر دئے۔ رسول کریم ﷺ کو پتہ چلا تو فرمایا کہ سب قیدیوں کے بندھن ڈھیلے کر دو۔ رہائی کیلئے حضرت عباسؓ سے فدیہ کا مطالبہ بھی اسی لئے تھا کہ انہیں دیگر قیدیوں جیسا ہی سمجھا جائے۔ اس پر وہ خود تعجب سے کہہ اٹھے ''یا رسولؐ اللہ! میں تو دل سے مسلمان ہوں۔ مجھے مجبوراً جنگ میں لایا گیا ہے۔'' نبی کریمؐ نے کیا پرحکمت جواب دیا فرمایا ''اللہ آپ کے اسلام کو جانتا ہے اور اگر یہ سچ ہے تو اللہ تعالیٰ آپؓ کو ضرور اس کی جزا عطا کرے گا۔ مگر ہم تو ظاہر پر فیصلہ کریں گے اس لئے آپ اپنا فدیہ ادا کریں۔''

چنانچہ ان سے 20 اوقیہ سونا فدیہ لیا گیا۔ یہ ایک مضبوط حکمت عملی تھی تا کہ اس کے بعد بھی حضرت عباسؓ مکہ میں رہ کر رسول اللہ ﷺ کیلئے کام کر سکیں۔ بعض صحابہ نے اس حکمت کو نہ سمجھتے ہوئے، حضرت عباسؓ کے مسلمان ہونے کے ناطہ سے رسول کریمؐ سے درخواست بھی کی کہ حضرت عباسؓ کا فدیہ معاف کر دیا جائے لیکن رسول کریمؐ نے بوجوہ یہ درخواست قبول نہیں فرمائی۔

(ابن سعد جلد 4 ص 9 تا 14)

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مذکورہ بالا فرمان کے مطابق اس کے بعد حضرت عباسؓ کو اس فدیہ سے کئی گنا زیادہ مال عطا کرنے کے سامان ہوئے۔ جیسا کہ اسیران بدر کے بارہ میں سورۃ انفال کی آیت 71 میں بھی وعدہ تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ یہ آیت حضرت عباسؓ اور دیگر اسیران بدر کے بارہ میں اتری تھی کہ ''اے نبی! تمہارے ہاتھ میں جو قیدی ہیں انہیں کہہ دے کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں ''خیر'' معلوم کرے گا تو جو (فدیہ) تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عطا کرے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

خود حضرت عباسؓ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے بیس اوقیہ سونا فدیہ لیا گیا تھا اس کی جگہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیس غلام عطا کئے جن میں سے ہر ایک کی قیمت بیس اوقیہ تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے زمزم عطا کیا جو مکہ کے سب اموال سے بڑھ کر مجھے عزیز ہے۔ (ابولہب کی موت کے بعد یہ ذمہ داری براہ راست حضرت عباسؓ کے حصہ میں آئی تھی) اور اب میں اپنے رب سے اس آیت میں کئے گئے آخری وعدہ مغفرت کا امیدوار ہوں۔

فتح بحرین کے بعد جب اموال غنیمت آئے تو رسول کریم ﷺ نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ اس میں سے جتنا چاہیں لے لیں حضرت عباسؓ نے ایک گٹھڑی بنالی جو اتنی بھاری تھی کہ اکیلے اٹھا نہ سکے اور رسول کریمؐ سے کہا کہ اٹھوا دیں۔ حضورؐ مسکرائے اور فرمایا کہ گٹھڑی کو ہلکا کر کے جتنی طاقت ہے اتنا خود ہی اٹھائیں۔ حضرت عباسؓ یہ مال لے کر کہتے جاتے تھے کہ اللہ کا وعدہ تھا جو پورا ہوا کہ ''جو تم سے لیا اس سے بہتر دے گا''۔

(ابن سعد جلد 4 ص 14 تا 16)

غزوات میں شرکت

بدر کا بدلہ لینے کیلئے کفار مکہ نے اگلے سال پھر جنگ کی تیاری کی اور احد کا معرکہ پیش آیا۔ جس کیلئے تین ہزار کا لشکر لے کر وہ مکہ سے نکلے جس میں تین ہزار اونٹ سات سو زرہ پوش اور دو سو گھڑ سوار تھے، حضرت عباسؓ نے یہ تیاریاں دیکھیں تو بنی غفار کا ایک شخص اس شرط سے اجرت پر لیا کہ وہ ان کا خط تین دن کے اندر رسول کریم ﷺ کو مدینہ پہنچائے۔ اس میں اطلاع تھی کہ قریش کا تین ہزار کا مسلح لشکر مدینہ کی طرف روانہ ہو چکا ہے آپ اپنا انتظام کر لیں قباء میں حضورؐ کو یہ خط ملا آپ نے فوری طور پر صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نواح مدینہ کے حالات معلوم کرنے کیلئے کچھ لوگ مقرر کر دئے جو آپؐ کو تازہ خبر پہنچاتے رہیں اور مدینہ کی حفاظت اور پہرہ کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور بالآخر مسلمانوں کے مشورے سے مدینہ کے باہر جا کر دشمن کے مقابلہ کا فیصلہ کیا گیا اور احد میں یہ معرکہ پیش آیا۔ اس طرح حضرت عباسؓ کی بروقت اطلاع سے مدینہ اچانک حملہ سے محفوظ رہا۔ (الواقدی جلد 1 ص 203)

فتح خیبر کے موقع پر حضرت عباسؓ مکہ میں ہی تھے۔ ایک شخص حجاج نامی نے مسلمانوں کی شکست کی خبر اڑا دی۔ حضرت عباسؓ سخت پریشان ہوئے۔ بعد میں خیبر کی فتح کا علم ہوا تو رسول کریمؐ سے ملاقات کیلئے مکہ سے روانہ ہوئے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ سے جحفہ مقام پر ان کی ملاقات ہوئی۔ نبی کریمؐ نے حضرت عباسؓ کو غنیمت خیبر سے حصہ عطا فرمایا اور دو سو وسق (قریباً نو صد من) کھجور سالانہ بھی مقرر فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عباسؓ جملہ غزوات فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک میں رسول کریمؐ کے ساتھ شریک رہے۔

(ابن سعد جلد 4 ص 18)

سفر فتح مکہ میں جب حضرت عباسؓ کی جحفہ میں رسول کریم ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اے میرے چچا! آپ ہجرت میں اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں۔

(سیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 90)

گویا حضرت عباسؓ کا ارادہ ہجرت کے باوجود رسولؐ اللہ کے ارشاد پر مکہ میں رہ کر اہم ذمہ داریاں ادا کرنا آپ کی ہجرت کی شان بڑھا گیا کہ آپ سب مہاجرین میں ہجرت کے لحاظ سے بلند مرتبہ اور افضل ٹھہرے۔

فتح مکہ کی رات جب حضرت عمرؓ گشت کے دوران ابوسفیان کو گرفتار کر لائے تو حضرت عباسؓ نے اسے پناہ دی اور یوں مکہ کی قیادت اس طرح ٹوٹ گئی کہ فتح مکہ کے موقع پر کفار کی طرف سے کوئی بڑی مزاحمت نہ ہو سکی۔

غزوہ حنین میں حضرت عباسؓ رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ ہو کر لڑے۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ ''میں اور رسول اللہ ﷺ کے چچا ابوسفیان بن حارث آپؐ کے ساتھ چمٹے رہے اور آپؐ سے کسی حال میں جدا نہیں ہوئے۔ حضورؐ سفید خچر پر سوار تھے۔ حضرت عباسؓ نے اس کی لگام تھام رکھی تھی۔ بنو ہوازن کے تیر اندازوں کے اچانک حملہ سے مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ حضرت عباسؓ جو بلند آواز تھے وہ کمال حکمت سے جوش دلا کر اصحاب رسول ﷺ کو آواز دینے لگے کہ کہاں ہیں حدیبیہ کے موقع پر بیعت کرنے والے؟ حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میری اس آواز پر صحابہ میدان میں اس طرح واپس پلٹے جیسے گائے اپنے بچے کی آواز پر پلٹتی ہے۔ وہ لبیک لبیک کہتے ہوئے آئے اور کفار سے ڈٹ کر مقابلہ کرنے لگے۔ پھر حضرت عباسؓ نے انصار کو آواز دی۔ پھر باری باری ان کے قبائل کے نام لے کر بلایا یہاں تک کہ میدان جم گیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اب میدان جنگ خوب تپ گیا ہے۔'' پھر آپؐ نے کنکروں کی مٹھی لے کر کفار پر پھینکی اور فرمایا ''محمد ﷺ کی قسم اب یہ پسپا ہو گئے''۔

(مسلم کتاب الجہاد باب غزوہ حنین)

مقام و فضائل

رسول کریم ﷺ حضرت عباسؓ کی بہت عزت اور اکرام فرماتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا ''عباسؓ میرے بقیہ آباؤ اجداد میں سے ہیں۔ جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور چچا بھی باپ کے قائمقام ہوتا ہے''۔

(اسد الغابہ جلد 3 ص 110)

حضرت عباسؓ نہایت دانش مند اور صائب الرائے تھے اور خاندان قریش کے رحمی رشتوں کے نمائندہ اور ان کے ساتھ احسان کا سلوک کرنے والے تھے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا عباسؓ قریش میں سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے ستر غلام آزاد کئے۔

(اسد الغابہ جلد 3 ص 110، استیعاب جلد 2 ص 360)

رسول اللہ ﷺ کے ہاں حضرت عباسؓ کا ایک خاص مقام و مرتبہ تھا اور صحابہؓ ان کی یہ فضیلت خوب پہچانتے تھے۔ وہ ان سے مشورہ کرتے اور ان کی رائے پر عمل کرتے تھے۔

(الاصابہ جز 4 ص 30)

ایک دفعہ حضرت عباسؓ بیمار ہوئے اور موت کی تمنا کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ''موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ اگر تو تم نیک ہو اور تمہیں اور مہلت مل جائے تو مزید نیکیوں کی توفیق مل جائے گی اور اگر معاملہ برعکس ہے اور پھر تمہیں مہلت مل گئی تو شاید اپنی کوتاہیوں سے معافی کی توفیق مل جائے اس لئے موت کی خواہش نہ کرو۔'' چنانچہ حضرت عباسؓ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے صحت یاب ہوئے اور حضرت عثمانؓ کی خلافت کا زمانہ پایا۔ صحبت رسول ﷺ کے نتیجہ میں انہیں دین کی گہری سمجھ عطا ہوئی اور وہ راضی برضا ہو گئے تھے۔ ان سے مروی احادیث سے بھی یہ بات جھلکتی ہے کہ ان کے رجحانات اور احساسات و خیالات کیسے پاکیزہ تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ''اس شخص نے ایمان کا مزا چکھ لیا جو اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول ماننے پر راضی ہو گیا''۔

(مسلم کتاب الایمان)

حضرت عباسؓ نے ایک دفعہ رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ ''میں آپ کا چچا ہوں اور عمر رسیدہ موت قریب ہے آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جو اللہ کے ہاں مجھے فائدہ دے''۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''اے عباس! تو میرا چچا ہے اور میں اللہ کے مقابلہ میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا لیکن آپ اپنے رب سے یہ دعا کیا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ اے اللہ میں تجھ سے عفو و عافیت کا طلبگار ہوں۔ یہ بات حضورؐ نے تین بار فرمائی۔ سال گزرنے پر انہوں نے پھر یہ سوال کیا تو آپؐ نے انہیں یہی جواب دیا۔ (مسند احمد جلد 1 ص 210)

حضرت عباسؓ صاحب رؤیا و کشوف تھے۔ رسولؐ اللہ کی وفات کی پیشگی خبر انہیں بذریعہ رؤیا ہوئی جو انہوں نے خود رسول کریم ﷺ سے بیان

کی کہ میں نے سورج یا چاند کو دیکھا کہ شاید اسے مضبوط رسیوں کے ساتھ زمین سے آسمان کی طرف اٹھالیا گیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ’’اس سے مراد تمہارا بھتیجا ہے‘‘۔
(دارمی کتاب الرؤیا باب فی القمص والبر)

خلفائے راشدین کا حسن سلوک

رسول کریم ﷺ نے اپنے اہل بیت کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ ’’کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ میرے اہل بیت اور ان کے قرابت داروں سے میری وجہ سے محبت نہ کرے‘‘۔ (ابن ماجہ المقدمہ باب فضل العباس)

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے زمانہ میں جب حضرت عباسؓ اور دیگر اہل بیت کی طرف سے وراثت رسول کا سوال اٹھا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ’’رسول کریمؐ نے فرمایا تھا کہ ہمارا ترکہ صدقہ ہوگا اور محمدؐ کے اہل بیت اس میں سے اپنے گزارے کے اخراجات لیا کریں گے۔ میرا فیصلہ بھی یہی ہے باقی جہاں تک رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کا تعلق ہے خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار مجھے اپنے قریبی رشتہ داروں سے بڑھ کر پیارے ہیں‘‘۔
(بخاری کتاب المغازی باب حدیث النضیر)

حضرت عباسؓ اور دیگر اہل بیت نے یہ فیصلہ بسروچشم قبول کیا۔

حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ کی بہت قدرو منزلت فرماتے تھے۔ جب مدینہ میں قحط ہوتا تو حضرت عمرؓ، حضرت عباسؓ کے نام کا واسطہ دے کر بارش کی دعا کرتے تھے۔ چنانچہ 17ھ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں شدید قحط پڑا تو حضرت کعبؓ نے کہا اے امیرالمومنین بنی اسرائیل میں جب اس قسم کی مصیبت آتی تھی تو وہ انبیاء کے کسی قریبی رشتہ کا واسطہ دے کر بارش کی دعا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ان کے والد کے قائمقام اور بنی ہاشم کے سردار موجود ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت عباسؓ کے پاس تشریف لے گئے اور قحط کی شکایت کی، پھر حضرت عباسؓ کو ساتھ لے کر منبر رسول ﷺ پر آئے اور یہ دعا کی۔

’’اے اللہ ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا (جو اس کے باپ جیسے ہیں) کا واسطہ لے کر تیرے دربار میں حاضر ہیں تو ہم پر رحمت کی بارش نازل فرما اور ہمیں مایوس نہ کر۔ پھر حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ سے کہا اے ابوالفضل! اب آپ کھڑے ہو کر دعا کریں، چنانچہ حضرت عباسؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمدوثناء کے بعد بڑی درد بھری دعا کی۔

اے اللہ! تیرے پاس بادل بھی ہیں اور پانی بھی، پس بادلوں کو بھیج اور ان سے ہم پر پانی نازل فرما اور اس کے ذریعہ جڑوں کو مضبوط کر اور جانوروں کے تھنوں سے دودھ بھردے۔ اے اللہ! تو کوئی مصیبت کسی گناہ کے بغیر نازل نہیں فرماتا اور سوائے توبہ کے اسے دور نہیں کرتا اور پوری قوم تیری طرف رخ کرکے آئی ہے پس ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ! ہمارے نفوس اور گھروں کے حق میں ہماری شفاعت قبول فرمالے، اے اللہ! ہم تجھے اپنے جانوروں اور چارپایوں میں سے ان کا بھی واسطہ دیتے ہیں جو بولنے کی طاقت نہیں رکھتے، اے اللہ! ہمیں خوب اطمینان بخش اور نفع رساں برسنے والے اور عام موسلا دھار بادل سے سیراب کر۔ اے اللہ! ہم سوائے تیرے کسی سے امید نہیں کرتے، نہ تیرے سوا کسی سے دعا کرتے ہیں اور نہ ہی تیرے سوا کسی سے رغبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! ہم ہر بھوکے کی بھوک کا شکوہ اور ہر ننگے کے ننگ کی شکایت تجھ سے کرتے ہیں۔ ہر خوف زدہ کے خوف اور ہر کمزور کی کمزوری تیرے حضور پیش کرتے ہیں۔

الغرض حضرت عباسؓ نے خدا کے رحم کو جوش دلانے والی ایسی دعائیں کیں جن کا مختلف احادیث میں ذکر ہے کہ اس کے نتیجہ میں پہاڑوں جیسے بادل امڈ آئے اور آسمان برسا اور خوب برسا۔ زمین کی زرخیزی لوٹ آئی اور لوگوں کو نئی زندگی نصیب ہوئی۔ (استیعاب جلد2 ص260)

حضرت حسانؓ بن ثابت نے اس تاریخی واقعہ کا ذکر یوں فرمایا۔

سَأَلَ الاِمَامُ وَ قَدْ تَتَابَعَ جَدْبُنَا
فَسَقَی الغَمَامُ بِغُرَّةِ العَبّاسِ
عَمُّ النَّبِیِّ وَصَوءُ وَالِدِهِ الَّذِیْ
وَرِثَ النَّبِیَّ بِذَاکَ دُوْنَ النَّاسِ
اَحْیَی الاِلٰهُ بِهِ الْبِلَادَ فَاَصْبَحَت
مُخضَرَّةَ الاَجْنَابِ بَعْدَ الیَّاسِ

(ترجمہ) امام نے مسلسل قحط سالی کے بعد حضرت عباسؓ کی پیشانی کا واسطہ دے کر دعا کی تو باران رحمت کا نزول ہوگیا ہاں وہ عباسؓ جو رسول اللہ ﷺ کے چچا اور اپنے اس والد کی روشنی ہیں جو نبی کریمؐ کا باقی لوگوں سے بڑھ کر وارث ہے۔ خداتعالیٰ نے اس بارش سے شہروں کو زندہ کردیا اور ایک مایوسی کے بعد ان کی اطراف سرسبز ہوگئیں۔

بارش ہونے کے بعد لوگ حضرت عباسؓ سے ملتے اور کہتے اے مکہ اور مدینہ کو بارش سے سیراب کرنے والے! تجھے مبارک ہو۔ حضرت عمرؓ نے اس موقع پر یہ اصولی وضاحت بھی فرمائی کہ ’’خدا کی قسم! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ چاہنے اور اس کے ہاں مقام ومرتبہ کا معاملہ ہے‘‘۔
(اسدالغابہ جلد3 ص111)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ جمعہ پڑھانے کیلئے تشریف لارہے تھے۔ حضرت عباسؓ کے گھر کے پرنالے کے پاس سے گزر ہوا۔ جہاں دو چوزے ذبح کرکے ان کا خون پانی سے بہایا جارہا تھا۔ اس کے چھینٹے حضرت عمرؓ پر بھی پڑے۔ انہوں نے گزرگاہ کے بیچ اس پرنالے کے اکھیڑنے کی ہدایت فرمائی۔ گھر واپس جاکر جمعہ کیلئے لباس بدل کر تشریف لائے اور جمعہ پڑھایا۔ حضرت عباسؓ آئے اور عرض کیا کہ اس جگہ پر یہ پرنالہ خود نبی کریمؐ نے لگایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ سے کہا اب میرا آپ کو حکم ہے کہ میری پشت پر سوار ہوکر وہ پرنالہ دوبارہ اسی جگہ رکھیں جہاں رسول کریمؐ نے رکھا تھا۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے ایسا ہی کیا۔ (مسند احمد جلد1 ص206)

حضرت عباسؓ آخری عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ ان کا خاص احترام کرتے تھے۔ آپ کو دیکھ کر وہ گھوڑے سے اتر آتے اور کہتے رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔
(الاستیعاب جلد2 ص360)

32ھ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت سے دو سال قبل 88 سال کی عمر میں حضرت عباسؓ کی وفات ہوئی۔ حضرت عثمانؓ نے جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

آپ کی تین شادیوں سے کئی بیٹیوں کے علاوہ دس بیٹے تھے۔ جن میں سے حضرت عبداللہؓ بن عباس معروف عالم باعمل بزرگ ہوئے۔ آپ کے اخلاق فاضلہ میں شجاعت، بہادری، صلہ رحمی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔
(اسدالغابہ جلد3 ص112)

غزل

عظمتِ کردگار باقی ہے   وقت کا شہر یار باقی ہے
پاؤں پاؤں چلی ہوں اب تک میں   اور ابھی کوئے یار باقی ہے
زادِ راہ پاس کچھ نہیں اپنے   اِک شبِ بے قرار باقی ہے
گرد، دل کی میں جھاڑتی ہی رہی   دل کے اندر غبار باقی ہے
اپنے دامن کے داغ دھوتی رہی   بس دلِ داغدار باقی ہے
سارے ساتھی بچھڑ گئے واللہ!   شاید اِک غمگسار باقی ہے
اور سارے حساب کر ڈالے   وحشتوں کا شمار باقی ہے
روز لکھتی رہی ہوں کیا کیا کچھ   اب تلک مدحِ یار باقی ہے
سُستیوں میں گزاری ساری عمر   کام تو بے شمار باقی ہے
تیرے روضہ کے پاس آ پہنچی   راہ میں اِک مزار باقی ہے
تیرے قدموں میں۔ میں جگہ پاؤں   خواہشِ قربِ یار باقی ہے
تو شفاعت کرے بروزِ حشر   اس دعا پر مدار باقی ہے
دل پہ کب اختیار باقی ہے   قیدِ لیل و نہار باقی ہے
اپنے دل کا قرار باقی ہے   دم کہ انجامِ کار باقی ہے
نور نور ایک شخص واقف ہے   بس وہی یارِ غار باقی ہے
عمرِ ناپائیدار بیت چلی   موت کا انتظار باقی ہے
آج تلچھٹ بھی پی گئی عظمتؔ   آرزوئے خمار باقی ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

مکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب

مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب کا ذکرِ خیر

مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب ہندوستان کے شہر انبالہ میں 16 ستمبر 1934ء کو مکرم بابو عبدالغنی صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ بابو صاحب نے 1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ جبکہ آپ کے نانا حضرت چوہدری سربلند خان صاحب اور نانی حاکم بی بی صاحبہ دونوں رفقاء مسیح موعود تھے اور انہیں حضرت مرزا شریف احمد اور حضرت بوزینب صاحبہ کی خدمت کی توفیق ملی۔

پارٹیشن کے بعد یہ گھرانہ لودھراں شفٹ ہو گیا۔ جب آپ کی عمر چھ سال تھی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ آپ نے میٹرک لودھراں سے، F.Sc. اور B.Sc 1956ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کیا اور فزکس میں ڈیمانسٹریٹر کی حیثیت سے کام شروع کر دیا۔ آپ اس وقت اپنے نام کے ساتھ ''انبالوی'' کا لاحقہ استعمال کیا کرتے تھے اور ایف ایس سی کے دوران ہمارے فزکس میں ڈیمانسٹریٹر تھے۔ آپ کے پیار و محبت اور محنت سے سمجھانے کے سادہ انداز کے باعث آپ ہمارے چہیتے استادوں میں سے تھے۔ آپ کی محنت کے باعث ہمیں روشنی کے انعکاس اور انعطاف جیسے دقیق اصول جو میٹرک کے دوران ہمارے سر کے اوپر سے گزر جاتے تھے، کو عملی ثبوت کے ساتھ سمجھنے میں مدد ملی۔ آپ ہر طالب علم کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے اور جب کلاس سے باہر ملاقات ہوتی تو مسکراتے ہوئے چہرے سے سلام اور حال پرسی میں پہل کرتے۔ ہم اگر مذاق کرتے تو خوب enjoy کرتے اور احسن پیرائے میں جواب دیتے۔

والد صاحب کی وفات کے بعد اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ مشفقانہ سلوک رہا۔ آپ کی زیرِ نگرانی اور رہبری میں بہن نے بی اے، بی ایڈ کیا اس کی شادی کی جبکہ آپ کے دونوں چھوٹے بھائیوں مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب نے تعلیم الاسلام کالج سے ایف ایس سی کرنے کے بعد ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کی اور اب کینیڈا میں settled ہیں۔

مجھے شاگردی اور پھر ساتھ پڑھانے کے عرصے کے دوران رشید صاحب کے ساتھ بارہا جلسہ ہائے سالانہ کی ڈیوٹی کالج ہال میں ضلع سرگودہا کی جماعتوں کی مہمان نوازی سے لے کر شعبہ مکانات، معلومات، گوشت وغیرہ میں دینے کا موقعہ ملا۔ آپ ڈیوٹی پر وقت سے دس منٹ پہلے پہنچ جاتے۔ لیٹ آنے والوں کو محبت سے مسکراتے ہوئے سرزنش کرتے۔ ہر کوئی آپ سے ہر قسم کی بات بلا جھجک کر لیتا، کسی بات کا برا نہ مناتے۔

میں 1959ء میں پڑھائی کے سلسلے میں لاہور چلا گیا، جب استاد کے طور پر 1963ء میں تعلیم الاسلام کالج میں پڑھانا شروع کیا تو پروفیسر رشید صاحب پشاور یونیورسٹی سے 1961ء میں حساب میں ایم ایس سی کر کے آ چکے تھے اور ''انبالوی'' سے ''غنی'' بن چکے تھے، آپ کے چہرے پر وہی پُرکیف محبت سے بھری ہوئی مسکراہٹ مزید نکھر آئی تھی۔ اب تو اکثر سٹاف روم اور بیالوجی روم میں ملاقات ہونے لگی، colleague ہونے کے ناطے آپ کی وسعتِ قلب اور معمولاتِ زندگی سے مزید آگاہی ہوئی۔

کالج میں پڑھانے کے علاوہ رشید صاحب نے مختلف حیثیتوں میں وائس پرنسپل سے لے کر کنٹرولر امتحانات، رجسٹرار، نگران لائبریری وغیرہ کے کام خوش اسلوبی سے ادا کئے۔ آپ حسنِ اخلاق کے باعث اساتذہ اور طلباء میں ہر دلعزیز تھے۔ آپ کالج ہاکی کلب کے انچارج تھے۔

علمی اور قلمی ذوق

کالج میں ریاضی جیسے دقیق مضمون کی تدریس کے علاوہ آپ کا علمی ذوق وسیع تھا، جس کی غمازی آپ کے وہ متعدد مضامین کرتے ہیں جو الفضل میں گاہے بگاہے اسلام اور سائنس کی طرح کے دقیق موضوعات پر چھپتے رہے۔ وراثت کے متعلق اسلامی قوانین پر کسی اچھی مستند کتاب کی مدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ جس زمانے میں فضل عمر فاؤنڈیشن نے علمی مقالہ جات پر انعام کا اعلان کیا مرحوم رشید صاحب نے اسلام کے وراثتی نظام پر مبسوط مقالہ لکھ کر پیش کیا، اور انعام کے مستحق ٹھہرے۔ یہ مقالہ کتابی شکل میں چھپا اور ملک کے مختلف لاء کالجوں اور جامعات کے نصاب میں ایک عرصے تک شامل رہا۔ اس کے سرسری مطالعہ سے مصنف کی عرق ریز محنت کا پتہ چلتا ہے۔ اس میں آپ نے قرآنِ کریم، احادیث اور جماعتی لٹریچر کے گہرے مطالعہ کا نچوڑ پیش کر دیا ہے۔ اس سکیم کے تحت اغلباً تعلیم الاسلام کالج کے سٹاف میں پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب پہلے تھے جنہوں نے اپنے مقالے خلا کی تسخیر پر انعام جیتا تھا۔ رشید صاحب نے بچوں کی تربیت کے سلسلے میں پھر ایک رسالہ ''نماز'' شائع کیا جس میں نماز سے متعلقہ تمام معلومات یکجا کر دیں تھیں۔

جماعتی خدمات

رشید صاحب مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص کے ساتھ ہر وقت جماعت کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہتے تھے اور صحیح رنگ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ باقاعدگی سے نمازِ تہجد کے لئے اٹھتے اور کوشش سے نمازیں باجماعت ادا کرتے، اور بچوں کو بھی نماز کی تلقین کرتے۔ نمازِ فجر کے بعد صحن میں بلند آواز سے تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے۔ درود شریف کا ورد کرتے ہوئے اپنے والدین، بچوں اور عزیز و اقارب کے لئے دعائیں کرتے۔ آپ کا یہ معمول آخر عمر تک قائم رہا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی سب دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، آمین۔

آپ کی سالہا سال پر پھیلی خدمات جو 1961ء سے لے کر 2004ء تک مجالس مرکزیہ خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کی تاریخ میں پھیلی ہوئی ہیں، کو دیکھتے ہوئے میں حیران ہوتا ہوں کس طرح ملازمت اور بڑی عیالداری کے ساتھ ان گوناگوں فرائض کے ساتھ ان اہم خدمات سے عہدہ برا ہوتے ہوں گے۔ آپ ان مجالس کی عاملہ میں بھی رہے۔ قائد مال انصاراللہ اور مجلس افتاء اور قضا بورڈ کے کافی عرصہ ممبر رہے۔

سلسلے کی ہر طرح کی خدمت کے لئے حاضر رہتے۔ رشید صاحب نے میرے خیال میں گھوڑا چھوڑ کبھی تانگے کی سواری بھی نہیں کی ہوگی۔ میں نے تو انہیں کالج میں 36 سال کے دوران سائیکل پر ہی آتے جاتے دیکھا ہے، لیکن آپ کی عقیدت دیکھئے، جن دنوں ربوہ میں گھڑ دوڑ ہوا کرتی تھی، آپ کی نگرانی میں قصرِ خلافت سے گھوڑے میدان میں لے جائے جاتے تھے!

1994ء میں کالج سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ کا تقرر بطور ایڈیشنل وکیل المال اول تحریکِ جدید ہوا، اس عہدہ پر آپ کو 2003ء تک کام کرنے کی توفیق ملی۔ تحریک جدید اور الفضل کی خریداری کے سلسلے میں آپ نے متعدد جماعتوں کے دورے بھی کئے۔ آپ محنت اور لگن سے کام کرنے کے عادی تھے۔ جس شعبہ میں آپ نے کام کیا وہاں کے کارکنان کے ساتھ تعاون اور خوش خُلقی کی فضا قائم رکھی اور جو بھی خدمت سپرد ہوئی اسے نیک نیتی سے ادا کیا۔

اوصافِ حمیدہ

تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ میں سے ویسے تو ایک سے ایک بڑھ کر تھا، مگر رشید صاحب اپنے شاگردوں کے ساتھ خاص منفرد انداز کی شفقت سے پیش آتے۔ ہوسٹل میں سالانہ فنکشن بڑی تیاریوں اور شان سے منایا جاتا تھا۔ کالج کے طلباء اپنے اساتذہ سے شکوے شکایتیں اس طرح اشاروں و کنایوں میں کرتے کہ حاضرین اور متعلقہ استاد بے ضرر قسم کے مذاق کو بہت انجوائے کرتے اور محفل کشتِ زعفران بن جاتی۔ قدرتی طور پر رشید صاحب کی آواز کا زیر و بم بات کرنے کے دوران بدلتا رہتا تھا۔ اسی قسم کی ایک محفل میں آپ کے ایک ستم ظریف شاگرد نے ''بوجھو تو جانیں'' کے سلسلے میں مندرجہ ذیل شعر کے دوسرے حصے کو آواز کے بدلتے ہوئے زیر و بم سے پڑھا:

اس غیرت ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو

محفل تو کیا کشتِ زعفران بننا تھی، رشید صاحب نے قہقہہ لگاتے ہوئے پڑھنے والے کو آگے بڑھ کر گلے لگا لیا!

آپ کو اپنے شاگردوں سے ایک طرح کی محبت ہو جاتی تھی۔ بعض اوقات گھنٹی بج جانے کے بعد ہاتھ میں رجسٹر پکڑے ہوئے ہوسٹل کی طرف جاتے لڑکوں کو کہتے فلاں کمرے میں فلاں لڑکے کو جا کر پیغام دے دو کہ اس کی میتھ کی کلاس شروع ہو گئی ہے!

کالج کے nationalized ہونے کے بعد حالات یکسر بدل گئے تھے، اس پیار اور خلوص سے عاری ماحول میں رشید مرحوم جیسے مخلص چہرے احمدی طلباء کے لئے سہارا بنے رہے۔ جنہوں نے اس متعصب ماحول میں طلباء کے جائز حقوق کے لئے پرنسپل سے رابطہ قائم رکھا اور حکمت سے طلباء کی پشت پناہی کی۔ اپنے کیا غیر بھی مرحوم کے اس اخلاص کے قائل تھے۔

وفات

رشید صاحب مرحوم کو بلڈ پریشر اور سانس کی تکلیف رہنا شروع ہو گئی تھی، ایک بار دل کے دورے سے بیمار بھی ہوئے۔ کالج سے ریٹائر ہونے کے بعد جماعتی ڈیوٹیوں میں ہمیشہ کی طرح مستعد رہے۔ کمزوری بڑھ رہی تھی۔ آخر اللہ کا یہ خادم بندہ 29 مارچ 2004ء کو 70 سال کی کامیاب زندگی گزارنے کے بعد اپنے مالک کے خدمت میں جا حاضر ہوا اور بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک ہوئے۔

احباب سے مرحوم پروفیسر رشید غنی صاحب کے بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو اپنے مرحوم والد کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

22 مارچ 2013ء

12:25 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	کسرِ صلیب
2:10 am	ترجمۃ القرآن
3:15 am	آئینہ
3:55 am	سچائی کا نور
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت، درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:30 am	جاپانی سروس
7:40 am	ترجمۃ القرآن کلاس
8:45 am	آئینہ
9:15 am	کسرِ صلیب
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت، درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
12:40 pm	سرائیکی سروس
1:15 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	فقہی مسائل
4:40 pm	تلاوت
5:05 pm	سیرت النبیؐ
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:40 pm	بنگالی سروس
8:45 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:20 pm	خطبہ جمعہ نشر مکرر
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

23 مارچ 2013ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:20 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت
5:40 am	یسرنا القرآن
6:15 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:10 am	خطبہ جمعہ 22 مارچ 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت
11:10 am	سیرت مسیح موعود
11:45 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
12:55 pm	آمد مسیح موعود
1:30 pm	سیرت مسیح موعود
2:35 pm	حیات طیبہ مسیح موعود
3:30 pm	خطبہ جمعہ 22 مارچ 2013ء
4:50 pm	تلاوت
5:00 pm	حضرت مسیح موعود کی عائلی زندگی
5:30 pm	Defender of Faith
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:05 pm	بنگالی سروس
8:15 pm	آداب زندگی
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء

24 مارچ 2013ء

12:25 am	Defender of Faith
12:55 am	آمد حضرت مسیح موعود
1:30 am	سیرت حضرت مسیح موعود
2:05 am	راہ ہدیٰ (R)
3:40 am	حضرت مسیح موعود کی عائلی زندگی
4:10 am	خطبہ جمعہ
5:25 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت، درس ملفوظات
6:10 am	Defender of Faith
6:40 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
7:40 am	آمد مسیح موعود
8:15 am	خطبہ جمعہ 22 مارچ 2013ء
9:25 am	آداب زندگی
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت، درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:15 pm	فیتھ میٹرز
2:15 pm	مجلس سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	سپینش سروس
5:05 pm	تلاوت
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ
7:10 pm	بنگالی سروس
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:20 pm	کسوٹی
10:00 pm	سچائی کا نور LIVE
11:05 pm	یسرنا القرآن
11:35 pm	عالمی خبریں

25 مارچ 2013ء

12:05 am	گلشن وقف نو
1:10 am	ریئل ٹاک
2:15 am	ہیملٹن، کینیڈا
3:00 am	خطبہ جمعہ
4:10 am	مجلس سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	گلشن وقف نو
7:25 am	ہیملٹن کینیڈا
8:00 am	خطبہ جمعہ 22 مارچ 2013ء
9:05 am	ریئل ٹاک
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت۔ درس سیرۃ النبیؐ
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:00 pm	جماعتی خبریں
2:05 pm	فرنچ پروگرام
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
4:50 pm	تلاوت
5:10 pm	ان سائیٹ
5:35 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2007ء
7:00 pm	بنگالی سروس
8:05 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

26 مارچ 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ
4:05 am	جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
4:50 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:20 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت
5:45 am	ان سائیٹ
6:10 am	الترتیل
6:35 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:30 am	خطبہ جمعہ
8:35 am	جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
9:15 am	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت، درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2012ء
1:00 pm	ان سائیٹ
1:30 pm	آئل پینٹنگ
2:10 pm	مجلس سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:05 pm	تلاوت
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگالی سروس
8:10 pm	سپینش سروس
9:00 pm	آؤ کہانی سنیں
9:45 pm	سیرۃ النبیؐ
10:15 pm	فرنچ پروگرام
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں

ڈینٹل کلینک نورالعین

☆ربوہ میں پہلی مرتبہ ادارہ نورالعین کے شعبہ ڈینٹل کلینک میں بچوں اور خواتین کے لئے لیڈی ڈینٹل سرجن کی زیرنگرانی دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام تکالیف کیلئے علاج کی سہولت موجود ہے۔

☆Sterlized اوزاروں کے ساتھ دانتوں کی صفائی اور بغیر تالو اور بغیر پلیٹ کے فکس دانت اور فکس تار لگوانے کی سہولت موجود ہے۔

☆لیزر فلنگ Tooth Whiting اور دانتوں کی درد کا جدید طریقہ علاج بغیر دانت نکلوائے دانتوں مسوڑھوں اور جبڑے کی سرجری کی تمام سہولیات موجود ہیں۔

☆دل اور شوگر کے مریضوں کے لئے علیحدہ اور جدید طریقہ علاج موجود ہے۔

☆اس کے علاوہ اتارنے والے دانتوں کا مکمل سیٹ اور تار بھی بنائی جاتی ہے۔

☆ایکسرے کی سہولت بھی موجود ہے۔

تمام خواتین اور بچے اس سہولت سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان:047-6215747 فون رہائش:047-6211649

خبریں

سائنسدان مصنوعی آنکھ بنانے میں کامیاب ہوگئے

امریکی محققین برسوں کی محنت کے بعد مصنوعی آنکھ بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جس سے پہلی بار دن کی روشنی میں دیکھنے کا کامیاب تجربہ کیا گیا، اس پیشرفت سے پوری دنیا کے نابینا افراد میں امید پیدا ہوگئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ مصنوعی آنکھ بنانے کا کامیاب تجربہ امریکی ریاست کیلیفورنیا کی کمپنی نے کیا ہے۔ یہ بین الاقوامی سطح پر پہلی مصنوعی آنکھ ہے جو پوری دنیا کی مارکیٹ میں دستیاب ہوگی۔ تحقیق میں 28 سال سے 77 سال کے 30 افراد کو شامل کیا گیا جو کہ مکمل طور پر نابینا تھے تاہم کامیاب سرجری کے بعد انہیں مصنوعی آنکھیں لگادی گئی ہیں۔

(روزنامہ دنیا 7 فروری 2013ء)

انسان اپنا موبائل فون اوسطاً ہر 6 منٹ بعد چیک کرتا ہے

موبائل فون صارفین اپنے فون کو اوسطاً ہر ساڑھے 6 منٹ بعد ضرور چیک کرتے ہیں۔ ایک نئی تحقیق کے مطابق بیشتر افراد رات کو سونے کے بعد صبح اٹھ کر سب سے پہلے موبائل ہی دیکھتے ہیں جبکہ دن بھر میں لوگ اوسطاً 16 گھنٹے تک کم از کم ڈیڑھ سو مرتبہ اپنا موبائل دیکھتے ہیں یہاں تک کہ اپنا موبائل بہت کم استعمال کرنے والے بھی اسے مسلسل چیک کرتے رہتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق لوگ روزانہ اوسطاً 22 بار فون کرتے یا سنتے ہیں، 23 ایس ایم ایس بھیجتے ہیں اور اس پر موجود گھڑی کو 18 مرتبہ دیکھتے ہیں۔ (روزنامہ دنیا 13 فروری 2013ء)

ادرک ذیابیطس میں مفید ہے

طبی ماہرین نے ادرک کو ذیابیطس کے مرض میں مفید قرار دے دیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ ذیابیطس کے مریضوں کو ادرک کے استعمال سے خاطر خواہ فوائد ہو سکتے ہیں کیونکہ ادرک خون میں شکر کی سطح کو کنٹرول کر کے اسے بڑھنے سے روکتا ہے۔ ماہرین نے مزید کہا کہ شوگر کے مرض میں ادرک کے استعمال کی افادیت کو مغربی طبی ماہرین نے بھی درست قرار دیا ہے۔

(روزنامہ دنیا 13 فروری 2013ء)

بلیک ہولز کا وزن معلوم کرنے کا طریقہ تجویز

سائنسدانوں نے بلیک ہولز کا وزن معلوم کرنے کا ایک نیا طریقہ تجویز کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بلیک ہول کے گرد گردش کرتے ہوئے مالیکیولیوں کی رفتار ناپ کر ان کی مدد سے بلیک ہول کے وزن کا تخمینہ لگایا جائے۔ کلیے کی مدد سے سینکڑوں قریبی بلیک ہولز کا وزن معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اس کو سب سے پہلے استعمال کرتے ہوئے NGC4526 نامی کہکشاں میں واقع بلیک ہول کا وزن دریافت کیا گیا ہے جو ہمارے سورج کے وزن سے 45 کروڑ گنا زیادہ ہے۔ اس طریقے سے قبل صرف چند درجن انتہائی بھاری بلیک ہولز کا وزن معلوم کیا جا سکا تھا۔ چونکہ بلیک ہول نظر نہیں آتے، اس لئے ماہرین فلکیات ان کے گرد گردش کرنے والے اجسام کی رفتار سے ان کے وزن کا تخمینہ لگانے پر اتفاق کرتے ہیں۔ یورپی رصدگاہ کے ٹموتھی ڈیوس اور ان کے ساتھیوں نے امریکی ریاست کیلی فورنیا میں واقع کار مادور بین کی مدد سے کاربن مونو آکسائیڈ گیس کے مالیکیولز سے خارج ہونے والی شعاعوں کا جائزہ لیا اور NGC4526 کہکشاں میں موجود گیس کے مالیکیولز کی حرکت پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے تخمینہ لگایا کہ اس بلیک ہول کا وزن 900 بلین ٹریلین ٹریلین ٹن ہے، جو انتہائی بھاری بلیک ہولز کے زمرے میں آتا ہے۔

(روزنامہ دنیا یکم فروری 2013ء)

سادہ پانی مشروبات کے مقابلے میں زیادہ بہتر

حالیہ جدید طبی تحقیق کے بعد ماہرین کا کہنا ہے کہ روزمرہ زندگی میں مشروبات اور جوسز کی بجائے سادہ اور شفاف پانی استعمال کرنے والے لوگ زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔ امریکی ہیلتھ جریدے میں چھپنے والی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اپنی روزمرہ خوراک میں سادہ پانی استعمال کرتے ہیں وہ اتنا زیادہ فائبر اور اتنی کم شوگر استعمال کرتے ہیں۔ طبی ماہرین کے مطابق بارہ ہزار سے زائد افراد پر ریسرچ کی گئی۔ ان افراد کی عمر بیس سال یا اس سے زیادہ تھی۔ اس تحقیق کا مقصد صاف پانی اور دوسرے مشروبات کے استعمال کا انسان کی خوراک، صحت اور وزن پر اثرات کا جائزہ لینا تھا۔ تحقیق میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ایک صحت مند شخص خوراک کی ایک تہائی ضرورت پانی، 48 فیصد دیگر مشروبات اور جوسز جبکہ باقی ماندہ ٹھوس خوراک سے پوری کرتا ہے۔ اس تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ جو لوگ زیادہ پانی پیتے ہیں۔ ان کے جسم کو زیادہ فائبر اور کم شوگر کی ضرورت پڑتی ہے۔

درخواست دعا

مکرم طارق محمود جاوید صاحب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ دل کے عارضہ کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
FRS RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
- یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
- گزشتہ سال پرائمری بورڈ میں شاندار رزلٹ
- نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل 0332-7057097

بوتیک ہی بوتیک
اٹھوال فیبرکس
فینسی ورائٹی کا مرکز
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد: 0333-7231544

ضرورت ہے
کلینک اور سٹور میں ایک ہومیو ڈاکٹر اور ایک کارکن کی ضرورت ہے تعلیم کم از کم میٹرک اور عمر 30-60 سال کے درمیان ہو۔ صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ فوری رابطہ کریں۔
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمٰن کالونی ربوہ
فون: 0333-9797797,047-6211399

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔ مارچ	
طلوع فجر	4:53
طلوع آفتاب	6:17
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:18

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کے لئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے۔

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

مکان برائے فروخت
محلّہ دارالصدر 6/12 ربوہ
برقبہ 10 مرلے
رابطہ: ملک محمود احمد
0346-8991210

FR-10